Rohtas Mahila College , Sasaram

Dr Shahla Bano

Dept of Urdu

Course:-BA part 2 Hons paper 3rd(2019-20)

Topic:- Shahzada Saleem ki Tahreeke Bayaan

Scanned with CamSca

نورالدین محمد سلیم شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کا اکلوتا بیٹا ہے جسے سب صاحب عالم کے نام سے پکارتے ہیں۔ سلیم ایک ایسا رومانی حسن پرست ہے اپنے خوابوں میں ایسا کھویا ہوا شہزادہ ہے جو اپنے جذبات اور تخیل کی دنیا کا فرمانروا ہے۔ انارکلی کی معصومیت، اس کے حسن سادگی اور خواب پرستی نے سلیم کو اس طرح جیت لیا کہ وہ ایک کنیز انارکلی کو پانے کے لئے شہنشاہ ہندوستان کی بے پناہ قوت سے جاٹکرایا۔ اور اس جذباتی طوفان سے خود تو نکل آیا لیکن اس کی سزا کنیز انارکلی کو زندہ دیوار میں چن کر جھیلنی پڑی۔

سلیم کے پہلو میں انارکلی کا عشق جلوہ گر ہے جس میں حسن پرستی اور جمال دوستی شامل ہے یہ عشق مکمل طور پر شخصیت پر حاوی ہو جانے والا پُر شوز جذبہ ہے۔ ایک ایسی اندھی قوت ہے جو مکمل طور پر سرشار کرتی ہے۔ سلیم کا عشق جمالیاتی تجربہ ہے جس میں کھو کر وہ سب کچھ بھلا دیتا ہے۔ وہ بھول جاتا ہے کہ وہ شہنشاہ اکبر آعظم کا جانشین ہے مغلوں کے خواب کی تعبیر ہے۔ سلیم کا عشق بلند پہاڑوں سے گرنے والا اجھرنا ہے۔ پُر شوز، پُر شکوہ اور خوش منظر۔

سلیم نے انارکلی کے مزار پر اپنا ایک شعر کندہ کروا دیا تھا:

تا قیامت شکر گوئیم کر دگار خویش را
آہ گر من باز بینم روئے یار خویش را

(مجنوں سلیم اکبر)

سلیم کو اس بات کا علم ہے کہ دلارام سب کچھ جانتی ہے۔ دلارام ملکہ بننے کا خواب دیکھتی آ رہی ہے وہ ایک زخم خوردہ ناگن ہے لیکن انارکلی کے عشق نے اُس سے سب کچھ سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت چھین لی ہے اور وہ دلارام کو اپنا ہمراز بنا لیا ہے اور اس سے منت و سماجت کرتا ہے کہ وہ کس طرح سے انارکلی کو اس سے ملوا دے۔

اور پھر جب انارکلی قید کر لی جاتی ہے تو مہارانی اپنی ماں سے سلیم کہتا ہے ”مجھ سے سب کچھ لے لیجئے۔ ان محلوں کی عشرت، ہندوستان کی سلطنت، دنیا کی حکومت، خزانوں کی دولت سب کچھ لے

Scanned with CamSca

لیجئے اور انارکلی مجھے دے دیجئے۔ مجھ کو اور انارکلی کو ایک ویرانے میں تنہا چھوڑ دیجئے جہاں میں صرف اس کو دیکھ سکوں اس سے سن سکوں میں اپنی فردوس میں پہنچ جاؤں گا اور ماں باپ کے احسان کی یاد میں میری آنکھیں ہمیشہ پرنم رہیں گی۔ یہی نہیں وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اگر اکبر آعظم بادشاہ ہیں تو میں بادشاہ کا بیٹا ہوں اگر ان کی رگوں میں مغلیہ خون دوڑ رہا ہے تو میری رگوں میں بھی راجپوتوں کا لہو بیتاب ہے اور میں جانتا ہوں تلوار سے کیا کام لیا جا سکتا ہے"۔

اور پھر وہ قید خانہ سے انارکلی کو بھگا لے جانے کا منصوبہ بناتا ہے جس کی وجہ سے داروغۂ زندان شہنشاہ سے انارکلی کے خلاف زہر افشانی کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ انارکلی نے صاحب عالم کو بغاوت پر اکسایا۔ صاحب عالم بالکل بے قصور ہیں۔ اسی طرح کی باتیں دلارام بھی اکبر آعظم سے انارکلی کے خلاف کہتی ہے جس کا نتیجہ انارکلی کو زندہ دیوار میں چن دیا جانا ہوتا ہے۔

Scanned with CamSca

بختیار کا کردار- ڈرامہ انارکلی میں بختیار نورالدین محمد سلیم کا دوست اور ہمراز ہے لیکن سلیم کو انارکلی کے عشق۔اس کی بیخودی، دیوانگی اور اس کے انجام سے باخبر کرتا رہتا ہے۔ ہر کڑے موقع پر سلیم کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلتا ہے۔ سلیم کبھی کبھی کوئی شعر کہتا ہے تو بختیار اُس سے کہتا ہے کہ ''عرفی کی صحبت آپ کو شاعر بنا دے گی''۔ مغلوں کو مدبر بادشاہوں کی ضرورت ہے وہ شاعر بادشاہ نہیں چاہتے۔ وہ کہتا ہے کہ اکبر آعظم کی نگاہ اپنے فرزند کی نسبت بہت زیادہ دوربین اور معاملہ فہم ہے وہ بہت جلد ہر بات کی تہہ تک پہنچ جاتی ہے۔ انارکلی کا خطاب ابھی حرم سرا کی پرانی بات نہیں۔ آپ کی یہ تنہا پسندی اور افسردگی اور پھر ان پھولوں کے رنگ و بو سب سے بڑے جاسوس کا کام کر سکتی ہیں۔ ظلِ الٰہی تمہارے باپ ہیں اور وہ باپ جو تمہارے لئے متحد ہندوستان کی سلطنت کی تیاری کر رہے ہیں۔ اور اگر اس کے لئے وہ تمہیں بھی ایک خاص رنگ میں دیکھنے کی توقع رکھیں تو قابل الزام نہیں اور کیا قصور تمہارا نہ تھا۔ پھر بھی اُن کی الفت دیکھو انہوں نے تمہارے لئے یہ تحفہ بھیجا ہے۔ دربار میں جو فرنگی جوہری آئے ہیں انہوں نے اپنے ملک کے ڈھنگ پر اس انگشتری کا نگینہ تراشا ہے۔ لاؤ میں تمہیں پہنا دوں محبت نے تم کو بالکل دیوانہ بنا دیا ہے سلیم باپ کی اتنی خفگی اور اتنی ذرا سی دیر میں پھر اتنی بڑی جرأت کہ تم چاندنی رات میں انارکلی سے ملنے کے لئے بے تاب ہو بختیار انارکلی سے سلیم کو ملوانے کے لئے داروغۂ زندان سے بھی گذارش کرتا ہے جو ایک مرتبہ ملا دینے پر آمادہ ہے۔ بختیار سلیم سے پھر کہتا ہے کہ

Scanned with CamSca

تم اُسے بھولنے کی کوشش کرو۔ سلیم انارکلی کی خاطر بغاوت پر آمادہ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ سلیم تم تباہ ہو جاؤ گے۔ گرفتار ہوئے تو ذلیل و رسوا اور فرار ہوئے تو آوارہ وطن اور بے نوا۔ انارکلی کو دیوار میں چن دیئے جانے کے بعد جب بختیار سلیم سے ملتا ہے تو کہتا ہے "تمہاری بے قراری انارکلی کی روح کو بے چین کر رہی ہے۔ تم اس نامراد و ناشاد کو مر کر بھی اطمینان حاصل نہیں کرنے دیتے تم ہوش سنبھالو۔ وہ ہنستی ہوئی فردوس میں حوروں کے پاس چلی جائے گی۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ "انارکلی" میں بختیار ایک صاحب فہم اور وفادار دوست کا حق ادا کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

Scanned with CamSca